طریقہ جنازۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

تصنیف لطیف

فیض ملت، آفتابِ اہلسنّت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

www.FaizAhmedOwaisi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین ﷺ

طریقہ جنازۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

تصنیف لطیف

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیض ملت، مفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ ابو الصالح مفتی محمد فیض احمد اویسی دامت برکاتہم القدسیہ

()......☆......☆......☆......()
()......☆......☆......()
()......☆......()

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہٖ الکریم وعلیٰ آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین

اما بعد! حضور نبی پاک ﷺ کی بشریت حق ہے لیکن عام بشروں جیسی نہیں اس لئے کہ عام بشروں کی بشریت کثافت ہی کثافت ہے اور آپ ﷺ کی بشریت لطیف ایسی کہ جبریل علیہ السلام کی لطافت کو

چہ نسبت عالم خاک را

بعالم پاک والا معاملہ ہے ایسے ہی بشریت کے عوارض بھی ہم تسلیم کرتے ہیں لیکن نہ عالم بشری کی طرح بلکہ آپ ﷺ کی بشریت کا عارضہ محض تعلیم اُمت کے لئے لاحق ہوتا یا مبنی بر مصلحت وحکمت بخلاف عام بشروں کے ان کی بشریت کے عوارض محض مجبوری ہی مجبوری مثلاً ''فقر و فاقہ'' حضور ﷺ کو تقریباً بہت زیادہ لاحق رہا لیکن کوئی احمق ہی کہہ سکتا ہے کہ اس میں آپ ﷺ مجبور محض تھے (معاذ اللہ) فقر و فاقہ محض غریب و مسکین افراد کی تعلیم پر مبنی تھا۔ ایسے ہی آپ ﷺ کا بیمار ہونا کون کہتا ہے کہ آپ ﷺ بیمار سے مجبور محض تھے۔ (معاذ اللہ)

آپ ﷺ کے ابرو اشارہ سے وباء جیسی موذی بیماری مدینہ پاک سے ایسے بھاگی کہ تا قیامت اسے مدینہ پاک کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھنے کی ہمت نہیں وغیرہ وغیرہ۔ مزید تفصیل فقیر کی کتاب ''البشریت تعلیم الامۃ'' کا مطالعہ کریں جو کہ ماہنامہ ''فیض عالم'' میں شائع ہوئی ہے۔

موت الانبیاء

فقیر کی مذکورہ بالا تقریر کی تائید ''موت'' کے عارضہ سے بھی ہوتی ہے اس لئے کہ عام بشر کی موت مفارقۃ الروح عن الجسم دائماً ہے۔ اگرچہ پھر روح کا جسم سے تعلق رہتا ہے لیکن انبیاء بالخصوص نبی پاک ﷺ کی موت ایسے نہیں بلکہ وہی ہے جس کی ترجمانی امام احمد رضا خان بریلوی نے فرمائی کہ

انبیاء (علیہ السلام) کو بھی اجل آنی ہے
مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اُسی آن کے بعد ان کی حیات
مثل سابق وہی جسمانی ہے
روح تو سب کی ہے زندہ اُن کا
جسم پرنور بھی روحانی ہے
یہ ہیں حی ابدی ان کو رضا
صدق وعدہ کی قضا مانی ہے

لطیفہ

دیوبندیوں کا قاسم العلوم والخیرات جمہور اہلسنت کے خلاف لکھا کہ حضور ﷺ کی روح جسم مبارک سے نکلی ہی نہیں۔ (آب حیات)

ہماری تقریر بالا بشریت کے سمجھنے کی مدد دے گی کہ باوجودیکہ آپ ﷺ آنی موت کے بعد اس طرح زندہ ہیں کہ جیسے جسمانی زندگی لیکن آپ ﷺ اموات کی طرح نہ سانس نکالتے ہیں کئی شب و روز مزار سے باہر رونق افروز ہونے کے باوجود نہ کروٹ بدلتے ہیں، نہ کھانے کا سلسلہ، نہ پینے کی طلب اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مسائل میں اختلافات سننے دیکھنے کے باوجود نہ کچھ کہتے ہیں، نہ کوئی اور ظاہری زندگی جیسا کام کرتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ آیت بشریت کے عوارض میں مجبور محض نہیں بلکہ آپ ﷺ کی بشریت کی ہر ادا تعلیم اُمت کے لئے ہوتی ہے۔

حضور ﷺ دنیوی حقیقی حیات کی طرح زندہ ہیں

ہمارا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ اور دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا جسد مطہر مزارات میں تغیر تبدل سے محفوظ ہے اور ان کی حیات دنیاوی حقیقی جسمانی ہے یعنی روح بدن شریف میں ہے اب دنیا میں اسی طرح ہے جیسے دورانِ اعلانِ نبوت تا وصال زندہ تھے اس کی تحقیق فقیر کی کتاب "حیات مصطفیٰ ﷺ" میں پڑھیے چند روایات اور حوالہ جات۔

(۱) نبی پاک ﷺ نے فرمایا

ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق۔

(رواہ ابن ماجہ صفحہ ۱۱۹ باسناد جید، مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۱، مرقاۃ صفحہ ۲۱۲ جلد ۲)

بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کردیا کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے اللہ کا (ہر نبی مزار میں) زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے۔

(۲) حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا

الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون ۔ (رواہ البیہقی فی حیوۃ الانبیاء صفحہ ۲ وابویعلیٰ حدیث حسن صحیح)

انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں اپنے مزارات میں نمازیں پڑھتے ہیں۔

(۳) حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا

ان الانبیاء لایموتون وانھم یصلون ویحجون فی قبورھم وانھم احیاء۔

(فیوض الحرمین شاہ ولی محدث دہلوی صفحہ ۲۸)

بے شک انبیاء فوت نہیں ہوتے اور بیشک انبیاء نماز پڑھتے ہیں اور حج کرتے ہیں مزاروں میں اور بیشک وہ زندہ ہیں۔

نوٹ: محدثین کا یہی عقیدہ ہے چنانچہ شیخ عبدالحق محقق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیھم اجمعین بحیات حقیقی دنیاوی حی وباقی ومتصرف اندرین جاسخن نیست۔

انبیاء کرام حقیقی دنیاوی زندگی سے زندہ اور باقی اور متصرف ہیں اس میں کسی کو کوئی کلام نہیں۔

نماز جنازہ

ہمیں تو حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس کے لئے لفظ جنازہ کا استعمال سے ڈر لگتا ہے لیکن کیا کیا جائے کہ اس کا بدل ہمیں اپنی بولی میں ملتا نہیں لیکن اس کے باوجود حضور ﷺ کے لئے نمازِ جنازہ پڑھی گئی تو وہ تعلیم اُمت کے لئے ہیں یہاں عام لوگوں والی بات نہیں ہوتی۔ عوام کا جنازہ اس لئے پڑھا جاتا ہے کہ وہاں پر صاحبِ جنازہ کے لئے طلب بخشش کی جائے خواہ وہ کتنا ہی بلند مرتبہ کیوں نہ ہو اور نبی اکرم ﷺ کے وصال شریف کے بعد ان کے لئے طلب بخشش نہیں کی گئی اور نہ ہی عام جنازوں جیسی جماعت کی گئی بلکہ وہاں تو جو بھی درگاہ نبوت میں حاضر ہوتا اُلٹا اپنے لئے بخشش کی درخواست کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ عام کی نماز باجماعت ہوتی ہے لیکن حضور ﷺ کے آخری سفر کے وقت کسی نے امامت نہیں کی بلکہ ملائکہ سے لے کر عرب بچوں، عورتوں تک بارگاہ رسالت کی زیارت سے مشرف ہوئے اور دعائیں کیں۔

درسِ عبرت

جو لوگ حضور ﷺ کو اپنے جیسا بشر ماننے کو فخر سمجھتے ہیں وہ گریبان میں جھانکیں کہ حضور ﷺ کی نماز (جنازہ) کے لئے امتیاز کیوں کیا وہ نبی ﷺ بشر نہ تھے اگر تمہارے جیسے بشر تھے تو ....

مسئلہ

جمہور اہلسنت کے نزدیک نبی پاک ﷺ پر نمازِ جنازہ پڑھی گئی صحابہ کرام جماعت در جماعت حاضر ہو کر علیحدہ علیحدہ بغیر امام کے نماز پڑھتے جب تمام صحابہ نے نماز پڑھنے کی سعادت حاصل کر لی۔ آخر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔

نوٹ: چونکہ شیعہ برادری اور اس کے ذاکرین کا عام پروپیگنڈہ ہے کہ خلفاءِ ثلاثہ اور دیگر مشاہیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نمازِ جنازہ رسول اللہ ﷺ میں شریک نہیں ہوئے اسی لئے فقیر پہلے کتب شیعہ کی تصریحات دکھاتا ہے کہ خلفاء ثلاثہ کے علاوہ جملہ انصار ومہاجرین اس سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔

شیعوں کا افتراء

نمازِ جنازہ رسول ﷺ میں خلفاء ثلاثہ اور دیگر مشاہیر بلکہ اکثر صحابہ شریک نہیں ہوئے یہ شیعہ کا بہتان ہے اور نہ صرف زبانی کلامی بلکہ ان کے بعد شرارت پسند مصنفین لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی اتنی بڑی آبادی سے صرف سات نو آدمی شریکِ جنازہ ہوئے باقی سب کے سب اسے دریائے رحمت کے فیض سے محروم رہے۔ (معاذ اللہ)

(کلید مناظرہ)

حوالہ جات

حالانکہ معاملہ برعکس ہے۔ مستند کتب شیعہ مصنفہ متقدمین ومتاخرین شاہد ہیں کہ نمازِ جنازہ میں تمام صحابہ کرام اور کبار سب شریک ہوئے۔ چند عبارات درج ذیل ہیں

(۱) عن ابی جعفر علیه السلام قال لما قبض النبی ﷺ صلت علیه الملائکة والمهاجرون والانصار فوجاً۔ (اُصول کافی صفحہ ۲۳۶)

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ پر ملائکہ اور انصار و مہاجرین نے فوج در فوج ہو کر نماز پڑھی۔

فائدہ: مہاجرین کے صریح لفظ سے صحابہ ثلاثہ و دیگر مہاجر حضرات روزِ انصار سے باقی صغار کبار سے اور پھر فوجاً سے تو خوب وضاحت کی گئی۔ عربی میں سات آٹھ آدمیوں کو فوج نہیں کہتے۔ کلید مناظرہ کے مصنف کی جہالت پر امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صریح عبارت کی تطبیق دیکر جھوٹے سچے کا نتیجہ خود نکالیں۔

(۲) کلینی بسند معتبر امام محمد باقر روایت کردہ است کہ چوں حضرت رسالت رحلت فرمود نماز کردند او جمیع ملائکہ ومهاجرین وانصار فوج فوج۔

(حیات القلوب، جلد ۲ صفحہ ۶۶۴)

محمد بن یعقوب کلینی امام باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور ﷺ نے وفات پائی تو آپ ﷺ پر تمام فرشتوں اور مہاجر و انصار نے نماز پڑھی۔

فائدہ: کلینی شہادت ثقہ ہے اس کا سند معتبر سے روایت کرنا دلیل کے لئے کافی ہے۔

(۳) عن ابی عبدالله علیه السلام قال اتی العباس امیر المؤمنین فقال یا علی ال الناس اجتمعا ان یدفنوا رسول الله فی البقیع المصلی وان یؤمهم رجل منهم فقال یا ایها الناس ان رسول الله اما منا حیا ومیتا قال انی ادفن فی البقعة التی اقبض فیها ثم قال علی الباب فصلی علیه ثم امر الناس عشرة

عشرة يصلون عليه ثم يخرجون۔ (اُصول کافی صفحہ ۲۸۶)

حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ لوگوں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ حضور ﷺ کو جنت البقیع میں دفن کیا جائے اور امامت بھی انہی کا ایک آدمی کرے یہ سن کر امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حیات و وفات میں ہمارے امام ہیں اور حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں اسی جگہ دفن ہوں گا جہاں میری وفات ہوگی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ دروازے پر کھڑے ہوئے آپ نے نماز پڑھی پھر دس دس آدمیوں کو حکم دیا کہ وہ نماز پڑھتے جاتے تھے اور باہر نکلتے جاتے تھے۔

فائدہ: اس روایت میں قطع نظر دیگر دلائل جو اہل سنت کے لئے مفید ہیں۔ صرف مسئلہ مجوث عنہا کی وضاحت ہوگئی کہ صحابہ کرام سب نے نماز پڑھی اور دس دس کا بار بار تکرار قابلِ غور ہے جو مصنف کلید مناظرہ آنکھیں بند کرکے ہڑپ کرگیا اور صرف مسلمانوں کو صحابہ کرام سے بدظن کرنے پر صرف سات نو کی تعداد پر اکتفا کیا۔

(۴) عن ابي جعفر عليه السلام قال قال الناس كيف الصلوٰة عليه فقال علي عليه السلام ان رسول الله ﷺ امامنا حياً و ميتاً فدخلوا عليه عشرة عشرة فصلوا عليه يوم الاثنين وليلة الثلثاء حتى الصبح و يوم الثلثاء حتى صلى عليه صغير هم او كبير هم و ذكرهم وانثاهم و نواحي المدينة بغير امام۔ (اخبار ماتم صفحہ ۶۵ مجلس اول مطبوعہ رامپور)

حضرت ابی جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ حضور ﷺ پر نماز کیسے ہو تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ ہمارے حیات و وفات میں امام ہیں اس کے بعد دس دس آدمی داخل ہوتے اور نماز پڑھتے تھے اور یہ نماز پیر کے دن اور منگل کی رات اور منگل کے دن تک جاری رہی یہاں تک کہ ہر صغیر مرد اور عورت اور مدینہ کے اردگرد کے تمام افراد نے نماز پڑھی اس نماز میں امام کوئی نہ تھا۔

فائدہ: شب و روز متواتر جیسا کہ حتی الصبح سے معلوم ہوا کہ رات اور دن کی کوئی گھڑی ضائع نہ گئی اور پیر کا دن منگل کی شب اور منگل سالم دن نماز ہوتی رہی۔

مصنف کلید مناظرہ اور شیعوں سے کوئی پوچھے کہ یہ مخلوق صحابہ کرام تھی یا کوئی اور پھر ذکرھم و انثاھم اور پھر صغیر ھم و کبیر ھم کے کھلے الفاظ بھی قابلِ غور ہیں اور بیچارے مصنف کلید مناظرہ نے تو مدینہ کی آبادی کو جنازہ سے محروم رکھا لیکن

شیعوں کے بڑے علماء اور قابلِ وثوق فضلاءِ مدینہ کے اردگرد کی باشندوں کو بھی شامل کررہے ہیں۔ فیصلہ ناظرین کے ہاتھ میں ہے یا متقدین شیعہ جھوٹے ہیں یا کلید مناظرہ کے مصنف کے دماغ میں خرابی ہے۔

(۵) حیات القلوب صفحہ ۲۸۸ کی ایک طویل روایت میں ہے

مردم اتفاق کردہ است کہ حضرت رسول رادر بقیع دفن کنند د ابوبکر پیش ایستدوبہ آنحضرت نماز کنند

لوگوں نے اتفاق کیا ہے کہ حضور ﷺ کو جنت البقیع میں دفن کیا جائے اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھائیں۔

اس کے بعد مذہب شیعہ کی اپنی باتیں ہیں ہم نے تو دکھانا یہ ہے کہ شیعہ کی کتابوں میں نمازِ جنازہ میں تمام صحابہ کرام یہاں تک کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت کا ثبوت ملتا ہے اگرچہ امامت کے بغیر ہوئی لیکن یہ بات تو شیعہ کی معتبر باتوں میں ثابت ہوگئی کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نمازِ جنازہ میں شامل تھے۔

(۶) ضمیمہ جات مقبول ترجمہ صفحہ ۴۵۰ پر حضور ﷺ کے جنازے کے متعلق لکھا ہے

جناب سردار دو عالم ﷺ نے وفات پائی تو جوق در جوق مہاجرین وانصار نے حضور ﷺ پر درود بھیجا۔

(۷) شیعہ کی معتبر تفسیر صافی کے صفحہ ۴۲۶ پر امام محمد باقر کا فرمان مذکور ہے

لما قبض النبی صلت علیہ الملائکۃ والمھاجرون والانصار فوجاً فوجاً۔

حضور ﷺ کی رحلت کے بعد فرشتوں اور مہاجرین وانصار نے فوج فوج ہوکر آپ ﷺ پر نمازِ جنازہ وصلوٰۃ وسلام پڑھی۔

(۸) حیات القلوب جلد دوم صفحہ ۶۶۴ پر مہاجرین وانصار کے متعلق ثابت ہے کہ یہ سب حضرات حضور ﷺ کے جنازہ میں شامل ہوئے۔

وایشاں برآں جناب صلوات سے فرستاوندو بیرون مے رفتند تاآنکہ ہمہ مہاجران وانصار چنیں کردند۔

اور یہ لوگ حضور ﷺ پر صلوات بھیجتے اور حجرۂ مبارک سے باہر نکلتے تھے یہاں تک کہ سب کے سب مہاجرین وانصار نے اس طرح جنازہ پڑھ لیا۔

(۹) شیعہ کی کتاب حق الیقین جلد ۱ صفحہ ۱۳۲ میں ہے کہ

وایشاں صلوات فرستادند و می رفتند تاآنکہ مہاجرین وانصار داخلی شدند وصلوات فرستاوند۔

اور یہ لوگ درود وسلام پڑھتے اور حجرۂ مبارک سے نکلتے رہے یہاں تک کہ مہاجرین اور انصار داخل ہوئے اور صلوٰۃ پڑھا۔

(۱۰) مراۃ العقول شیعہ حضرات کی معتبر کتاب کی جلد اول صفحہ ۳۷۱ پر مرقوم ہے کہ دس دس مہاجرین اور انصار حضور ﷺ کا جنازہ (صلوٰۃ وسلام) پڑھتے تھے اور باہر آتے تھے۔

حتی لم یبق احد من المهاجرین والانصار الا صلی علیه۔

یہاں تک کہ مہاجرین وانصار میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہ رہ گیا کہ جس نے حضور ﷺ کا جنازہ نہ پڑھا ہو۔

ایسی واضح اور صریح روایات کے باوجود نہایت ہی حیرت کا مقام ہے کہ کس طرح صحابہ کرام کی وفادار و جان نثار جماعت کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ حضرات حضور ﷺ کے جنازے پر حاضر نہ تھے۔

(۱۱۔۱۲) حیاۃ القلوب جلد ۲ صفحہ ۲۶۴ فارسی اور اُردو جلد ۲ صفحہ ۱۰۲۲ و جلا العیون صفحہ ۳۶ میں ہے

شیخ طبری سی از حضرت امام محمد باقر روایت کرده است که ده ده نفر داخل می شرند وچنیں برآں حضرت نماز می کردند بے امامے و درروز وشنبه و شب سه شنبه تاصبح وروزسه شنبه تاآنکه خوردمردوزن از اهل مدینه واطراف مدینه برآنجناب چنیں نماز کردند

شیخ طبری نے امام باقر سے روایت کی ہے کہ دس دس آدمی حجرۂ مبارکہ میں داخل ہوتے تھے اور اس طرح صلوٰۃ وسلام پڑھ کر حضور ﷺ پر نمازِ جنازہ ادا کرتے رہے بغیر کسی امام کے سوموار کے دن اور منگل کی رات صبح تک اور منگل کے دن شام تک تا آنکہ خورد کلاں مرد وعورت اور اطراف مدینہ کے لوگوں نے اسی طرح حضرت ﷺ پر نماز ادا کی۔

(۱۳) احتجاج طبرسی مطبوعہ نجف اشرف صفحہ ۵۲ پر حضور ﷺ کے جنازے میں انصار ومہاجرین کی شرکت کے متعلق مرقوم ہے

ثم ادخل عشرة من المهاجرین وعشرة من الانصار فیصلون ویخرجون حتی لم المهاجرین والانصار الا صلی علیه۔

پھر حضرت علی دس دس مہاجرین اور انصار کو حجرۂ مبارکہ میں جنازہ کے لئے داخل کرتے رہے پس وہ لوگ نمازِ جنازہ پڑھتے اور نکلتے رہے یہاں تک کہ مہاجرین وانصار میں سے کوئی ایسا نہ رہا جس نے حضور ﷺ کا جنازہ نہ پڑھا ہو۔

(۱۴) شیعہ مجتہد علامہ باقر مجلسی نے اپنی مشہور کتاب جلا العیون کے صفحہ ۳۶ پر بھی حضور ﷺ کے جنازے میں تمام مہاجرین وانصار مردوں، عورتوں، چھوٹوں، بڑوں اہل مدینہ واطرافِ مدینہ کی شمولیت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

تاآنکه خورد وبزرگ مرد وزن اهل مدینه واطراف مدینه همه برآں حضرت چنیں نماز کردند وکلینی بسند معتبر از حضرت امام محمد باقر روایت کرده است که چوں

حضرت رسالت رحلت فرمود نماز کردند و جمیع ملائکه و مهاجرین وانصار فوج فوج۔

یہاں تک کہ چھوٹے بڑے مرد، عورتیں سب اہل مدینہ اور اطراف مدینہ نے حضور ﷺ پر اس طرح نمازِ جنازہ ادا کی اور کلینی نے امام محمد باقر سے نہایت معتبر سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ جب رسالت مآب ﷺ نے رحلت فرمائی تو آپ ﷺ پر تمام ملائکہ اور انصار نے اور مہاجرین نے فوج فوج ہو کر نماز پڑھی۔

ناظرین فرمائیں کہ شیعہ حضرات کی اس قدر واضح معتبر روایات سے بخوبی ثابت ہے کہ مہاجرین اور انصار سارے کے سارے حتیٰ کہ ان کے بیوی، بچے تک حضور ﷺ کے جنازہ میں شریک ہوئے کوئی بھی غیر حاضر اور اس سے محروم نہ رہا۔ اب ایسی معتبر اور صحیح اور واضح روایات کی موجودگی میں تربیت یافتگان درسِ نبوی ﷺ و نجومِ ہدایت و نمونۂ اخلاقِ نبوت شاگردانِ رسول ﷺ صحابہ کرام کے متعلق کیسے یہ فضول و بے حقیقت بات کہی اور سنی جا سکتی ہے کہ جو حضرات سخت مشکل سے مشکل اوقات میں حضور ﷺ پر پروانہ وار فدا اور قربان ہوتے رہے العیاذ باللہ اُنہوں نے اخیر وقت میں اس محبوب ترین ہستی اپنے پیارے رسول ﷺ کا جنازہ تک نہیں پڑھا بلکہ نمازِ جنازہ اور کفن دفن نبوی کے متعلق صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کو قبل از وقت وصیت فرمائی تھی۔

نبوی علم غیب

حضور ﷺ کو جملہ حالات کا علم تھا چونکہ اُمت نمازِ جنازہ کے لئے نزع پیدا کرے گی اسی لئے قبل از وقت آگاہ فرمایا۔ اہلسنت کے حوالے کے بجائے ہم شیعہ کی کتاب کا حوالہ عرض کرتے ہیں۔

ملا باقر مجلسی کی حیات القلوب قلمی کے صفحہ ۱۱۰۵ میں یارِ غار رسول کریم ﷺ کے سوال اور حضور ﷺ کے اپنی تجہیز و تکفین کے متعلق جواب حضرات شیعہ کے طعن "بے کفن بگذاشتند" کو رد کر دیں گے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ کی اجل کب ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا حاضر ہو گئی ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی بازگشت کہاں ہے حضور ﷺ نے فرمایا سدرۃ المنتہیٰ اور جنت الماویٰ رفیق اعلیٰ، عیش گوارہ اور شراب قربِ حق تعالیٰ کے جرعا (گھونٹوں) کی طرف۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آپ ﷺ کو غسل کون دیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے زیادہ قریبی اہلبیت۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی آپ ﷺ کو کس چیز کا کفن دیا جائے؟ حضور ﷺ نے فرمایا جو کپڑے میں نے پہن رکھے ہیں انہی کا یا یمنی حلوں کا یا سفید مصری کپڑوں کا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ﷺ کی نماز کس طرح پڑھی جائے؟ اس سوال پر آدمی چیخ اُٹھے اور در و دیوار کانپنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا لوگو! صبر کرو خدا تم کو معاف کرے پھر فرمایا جب مجھے غسل دیا جائے اور کفن پہنایا جائے تو مجھے

تختے پر چھوڑ دیا جائے قبر کے کنارے اور ایک گھڑی کے لئے باہر چلے جانا اور مجھے تنہا چھوڑ دینا پہلے مجھ پر رب العالمین نماز پڑھے گا پھر وہ (اللہ) فرشتوں کو نماز پڑھنے کی اجازت دے گا سب سے پہلے جبریل نازل ہو کر نماز پڑھیں گے پھر اسرافیل پھر عزرائیل پھر میکائیل۔ پھر فرشتوں کے لشکر آ کر نماز پڑھیں گے پھر تم فوج فوج اس گھر میں آنا اور مجھ پر درود و سلام بھیجنا اور مجھے گریہ فریاد اور نالہ سے ایذا نہ دینا اور سب سے اول میرے نزدیکی اہل بیت نماز پڑھیں پھر عورتیں اور بچے میرے اہل بیت ان کے بعد دوسرے آدمی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں داخل کون کرے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اہل بیت سے سب سے قریبی ہو یا چند فرشتے جن کو تم نہیں دیکھو گے پھر فرمایا کہ اُٹھو اور جو کچھ میں نے کہا ہے دوسروں تک پہنچا دو۔

فائدہ: ملا باقر مجلسی (شیعہ مصنف) کی مستند تصنیف سے ثابت ہوا کہ تکفین وتدفین وغیرہ کا کام خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے سپرد فرمایا تھا۔

نماز جنازہ بلا امام کیوں؟

اس کے متعلق علماءِ کرام نے متعدد جوابات لکھے ہیں۔

(۱) اس لئے کہ اس وقت کسی خلیفہ کا تعین نہ ہوا تھا اسی لئے جب تک خلیفہ کے تعین کے بغیر امامت کسی کی نہ ہو سکتی تھی۔

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی مبارک میں نمازوں کا امام ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا تھا اور چونکہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلافت کے مرحلے کے طے کرنے میں مصروف تھے اسی لئے ہر ایک نے علیحدہ علیحدہ نماز پڑھی۔

(۳) سب سے بہتر وجہ وہ ہے جو سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان فرمائی چنانچہ شیعوں کی مستند کتاب حیات القلوب قلمی صفحہ ۱۱۰۹ میں لکھا ہے کہ صحابہ نے حضرت ابو بکر کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ کی امامت کے لئے کھڑا کرنا چاہا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ

ایھا الناس بدرستیکہ رسول خدا امام وپیشوائے ماست درحال حیات وبعداز وفات

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندگی میں اور اس کے بعد بھی امام ہیں۔

(لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھانے کے لئے کوئی امام نہیں بن سکتا) چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قرآنی آیت:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (پارہ ۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت ۵۶)

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

چنانچہ دس دس آدمی باری باری حجرۂ مقدس میں داخل ہوتے تھے اور درود و سلام پڑھ کر باہر آجاتے تھے۔اس طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے میں دوشنبہ (پیر) کا سارا دن منگل کی رات تک صرف ہوا اور مدینہ اور اطراف مدینہ چھوٹوں، بڑوں، مردوں اور عورتوں میں کوئی نہ رہا جس نے اس طرح نماز نہ پڑھی ہو۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ آیت میری نمازِ جنازہ پڑھنے کے بارے میں نازل ہوتی ہے۔

(۴) روایت مذکورہ سے ایک اور اعلیٰ اور اس سے بہترین وجہ معلوم ہوئی وہ یہی کہ نمازِ جنازہ پڑھنے کا پروگرام خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں خود بتادیا اب اس پر نہ شیعوں کو اعتراض ہونا چاہیے نہ خارجیوں کو۔

حوالہ جات اہلسنت

کتب شیعہ چونکہ ہمارے نزدیک غیر مستند ہیں اس لئے ہم اہلسنت کو اپنے مستند حوالہ جات سے مطمئن کررہا ہوں۔

(۱) عن جعفر ابن محمد عن ابیه قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر امام یدخل المسلمون زمرا یصلون علیه ویخرجون فلما صلوا نادی عمر خلوا الجنازة اهلیا۔ (الوفا لابن الجوزی صفحہ ۷۹۶)

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نمازِ جنازہ بغیر امام کے پڑھی گئی مسلمان جماعت در جماعت داخل ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر چلے جاتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اعلان کیا کرتے کہ جنازہ اور اس کے اہل کو چھوڑ دو۔

(۲) مسند ابو یعلیٰ میں ہے کہ

فلما فرغ من جهان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سریره وقد کان المسلمون اختلفوا فی دفنه فقال قائل فدفنه فی مسجده وقال قائل بل یدفن مع اصحابه فقال ابو بکر انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ماقبض نبی الا دفن حیث قبض فرفع فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی توفی فیه فحفرله تحته ثم دعا الناس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلون علیه آرساه الرجال حق اذا فرغ من النساء ادخل الصبیان وکم یؤم الناس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اوسط اللیل۔ (ازالۃ الخفاء، مقصد دوم صفحہ ۲۵)

پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز سے فراغت ہوتی تو تدفین کے متعلق اختلاف ہوا۔بعض کہتے ہیں کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں دفنائیں گے بعض نے کہا انہیں ساتھیوں کے ساتھ۔حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول

اللہ ﷺ سے فرماتے سنا کہ ہر نبی وہاں مدفون ہوتا ہے جہاں فوت ہوتا ہے آپ ﷺ کو وہیں دفنایا گیا۔ اس کے بعد درود وسلام پڑھایا گیا۔ پہلے مردوں نے پھر عورتوں نے اس کے بعد لڑکوں نے آپ ﷺ کی نمازِ جنازہ میں کسی نے امامت نہیں کی۔ آپ ﷺ کو آدھی رات کے وقت دفنایا گیا۔

فائدہ: روایت ہذا اور روایاتِ شیعہ سے حضور ﷺ کی تجہیز و تکفین میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مع جمیع صحابہ شامل ہونا نیم روز کی طرح روشن ہو گیا بلکہ یہ ثابت ہوا کہ اس کام کے منتظم و مہتمم حضرت صدیق رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

(۳) ابن کثیر نے لکھا کہ

لما کفن رسول اللہ ﷺ ووضع علیٰ سریرہ دخل ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر فقالا السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومعھما نفرمن المھاجرین والانصار قدرما یسع البیت فسلمو کما سلم ابوبکر و عمر و صفوا صفوفاً لا یومھم علیہ احد فقال ابو بکر وعمر وھام فی الصف الاول حیال رسول اللہ ﷺ اللھم انا نشھد ان قد بلغ ما انزل الیہ الخ ....

ترجمہ: جب رسول اللہ ﷺ کو کفن مبارک پہنا کر چار پائی پر رکھا گیا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حجرۂ مبارک میں داخل ہوئے اور **السلام علیکم ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ** پڑھا اور ان دونوں حضرات کے ساتھ اتنے مہاجرین وانصار بھی داخل ہوئے جتنے کہ حجرۂ مبارک میں سما سکتے تھے۔ ان سب نے صدیق وفاروق کی طرح حضور ﷺ پر سلام پڑھا اور صفیں باندھیں اور حضور ﷺ کے جنازہ پر امام کوئی نہ تھا اور ابوبکر و عمر پہلی صف میں حضور ﷺ کے بالکل سامنے کھڑے ہوئے پڑھ رہے تھے۔ **اللھم انانشھدالخ......................**

ثم یخرجون ویدخل اخرون حتی صلوا علیہ الرجال ثم النساء ثم الصبیان فلما فرغوا من الصلوٰۃ تکملوا فی موضع قبرہ ﷺ

(البدایہ النہایہ، مصنف ابن کثیر جلد خامس، فصل کیفیۃ الصلوٰۃ ﷺ صفحہ ۲۶۵)

ترجمہ: پھر اس طرح باقی لوگ جنازہ کے لئے حجرۂ مبارکہ سے نکلتے اور داخل ہوتے رہے حتی کہ آپ ﷺ پر عورتوں نے پھر بچوں نے پڑھا پس جب سب لوگ جنازہ سے فارغ ہو گئے تو صحابہ کرام نے حضور ﷺ کے مقام قبر مبارک کے متعلق بات چیت کی۔

(۴) بعینہٖ حضور پرنور ﷺ کے جنازۂ مبارک کی یہی کیفیت طبقات ابن سعد جز پنجم صفحہ ۲۹۰ ذکر الصلوٰۃ علی رسول

اللہ ﷺ پر مذکور و ثابت ہے۔

(۵) نیز سیرت حلبیہ جلد سوم صفحہ ۳۹۴ پر یہ عبارت بعینہٖ موجود ہے۔

(۶) نیز اسی کتاب البدایہ والنہایہ جلد خامس صفحہ ۲۶۵ پر مرقوم ہے

قد قیل انھم صلوا علیه من بعد الزوال یوم الاثنین الیٰ مثله من یوم الثلثاء ۔

تحقیق بیان کیا گیا ہے کہ لوگوں نے حضور ﷺ کی سوموار کے دن زوال کے بعد نمازِ جنازہ شروع کی اور اس طرح منگل کے دن تک ادا کرتے رہے۔

فائدہ: تصریحات کتب و اہل سنت سے ثابت ہوا کہ شیعوں کا سادہ لوح مسلمانوں میں اس قسم کا مکروہ پروپیگنڈہ اور بے بنیاد پرچار پھیلا کر ان کو پیشوایانِ دین وائمہ ہدیٰ ونجومِ ہدایت کے حق میں بدظنی و بدگوئی پر آمادہ کر کے ان کی دنیا و آخرت تباہ و برباد کرتے ہیں۔ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی اور ان کے دین وایمان اور دنیا وآخرت کی بھلائی کے پیشِ نظر کتب معتبرہ سے ایسے حوالہ جات نقل کر رہے ہیں جن سے روزِ روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کے وصال کے بعد تمام مہاجرین وانصار نے آپ ﷺ کے جنازہ مبارک میں شرکت وشمولیت کا شرف حاصل کیا اور یہ ان محبانِ رسول ﷺ پر صریح بہتان اور جھوٹ ہے کہ ان حضرات نے حصولِ خلافت وحکومت کے لئے حضور ﷺ کا جنازہ چھوڑ دیا حالانکہ کتب معتبرہ اہل سنت وشیعہ حضرات سے صاف اور صریح طور پر ثابت ہے کہ تمام مہاجرین، تمام انصار، اہل مدینہ واطرافِ مدینہ کے مردوں، عورتوں، بوڑھوں، بچوں سب نے حضور ﷺ کے جنازہ مبارک میں شرکت کی۔ چنانچہ شیعوں کی کتابوں سے ہم ثابت کر رہے ہیں اہل سنت کے جواب آپ نے پڑھے اور بھی پڑھیں گے۔ (انشاءاللہ)

پروگرام نبوی برائے نماز جنازہ

(۷) حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

پیش از مرض خبر دادہ بود بوفات خود پرسیدہ بودند از وے کہ ترا غسل کہ خواھد داد گفت مردان از اھلبیت من آنکس کہ بمن نزدیک تربودند۔

آپ ﷺ نے اپنے وصال کی خود خبر دی۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ کو غسل کون دے گا آپ ﷺ نے فرمایا میرے اہل بیت سے جو مجھ سے زیادہ قریب ہوگا۔

(۸) اس کے بعد کچھ آگے چل کر فرمایا

درروایتے آمدہ کہ اول کسیکہ نماز میگذارد وبرمن پروردگار من است پس ازاں ایں

فرشتگاں جبرایل ،میکائیل ، اسرافیل، عزرائیل علیٰ نبینا وعلیہم السلام مراذ کر کرد وفرمود بعد ازاں فرج فوج ورآئندہ ونماز بگذار ند برمن وفریاد ونوحہ نکنند دباید کہ ابتداء نماز بر من اہل بیت من کنند بعد ازاں زناں ایشاں۔

ایک روایت میں ہے کہ سب سے پہلے مجھ پر میرا پروردگار رحمت بھیجے گا اس کے بعد ملائکہ مقربین (جبریل،میکائیل، اسرافیل وعزرائیل علیٰ نبینا وعلیہم السلام) پھر مجھے فرمایا کہ اس کے بعد تمام ٹولیاں بن کر مجھ پر نماز ادا کرینگے۔یاد رکھو کہ مجھ پر فریاد اور نوحہ نہ کرنا اور چاہیے کہ نمازِ جنازہ کی ابتداء میرے اہلبیت مرد کریں ان کے بعد ان کی بیبیاں۔

(۹)اس کے آگے فرمایا

وفات روز دوشنبہ بود وروز سہ شنبہ تمام گذاشت شدد نماز گذاروندودفن کردہ شد شب چہار شنبہ۔

آپ ﷺ کا وصال سوموار کے دن ہوا۔منگل کے دن نمازِ جنازہ ادا کرتے رہے آپ ﷺ کا دفن بدھ کی رات کو ہوا۔

دعا نماز جنازہ

(۱۰) روایت کردہ است کہ ھنگامیکہ اہل بیت گذاروند اہل بیت در نیا فتند مردم کہ خواند ندوچہ دعا کردند پس پر سید نداز ابن مسعود کہ پر سیداز علی رضی اللہ عنہ پس فرمود علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرایشاں رابگوییندہ۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿پارہ۲۲،سورۃ الاحزاب، ایت۵۶﴾ اللھم لبیك و سعدیك صلوت ابر الرحیم۔

والملائكة المقربین والنبین والصدیقین والشھداء والصالحین وماسبح بك یا رب العالمین علی محمد بن عبداللہ خاتم النبین وسید المرسلین وامام المتقین ورسول رب العالمین الشاھد البشیر الداعی یا ذنك السراج المنیر وصلی اللہ علیہ وسلم

بایستادو گفت ای پیغمبر گرامی ورحمت وبرکات خدا تعالیٰ برتو یاد خدا یا گواھی میدھم کہ وے برسانید آنچہ نازل بردے شدوشرط نصیحت بامت بجا آوردو درراہ خدا جہاد کرد تاعزیز گردانید حق تعالیٰ دین خودرا خدا یا مارا از انجملہ گردان کہ پیروی آن کینم کہ بروئے نازل شدہ وجمع کن ما داور در روز قیامت مردم این گفتند۔

مروی ہے کہ جب اہلبیت نے نمازِ جنازہ پڑھنے لگے تو انہیں معلوم نہ ہوسکا کہ کیا پڑھیں اور کون سی دعا مانگیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے پوچھو۔ آپ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ پڑھو ان اللہ وملائکتہ الخ۔ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے آپ پر درود بھیجتے ہیں اے مومنو! تم بھی درود بھیجو اور سلام عرض کرو اے اللہ میں تیری درگاہ میں بار بار حاضر ہوں۔

اللہ تعالیٰ احسان وکرم کرنے والے اور رحمتوں والے کی رحمتیں اور ملائکہ مقربین اور انبیاء کرام علیٰ نبینا وعلیہم السلام اور صدیقین اور شہداء وصالحین اور جو بھی تیری تسبیح پڑھے سب کی طرف۔ اے رب العالمین رحمتیں بھیج محمد بن عبداللہ خاتم النبیین سید المرسلین، امام المتقین اور رسول رب العالمین شاہد بشیر اور تیرے اذن پر داعی سب کے اور سراج منیر پر ﷺ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُٹھے اور عرض کی اے پیغمبر گرامی اور رحمت وبرکات خدائے آپ پر ہوں اور برائے خدا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے ہمارے ہاں پہنچایا جو ان پر نازل ہوا اور اُمت کو پوری شرائط کے ساتھ نصیحت فرمائی اور راہ خدا میں جہاد کیا اور آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ بنایا اور اے اللہ ہمیں ان لوگوں سے بنا جو ان کی پیروی کرتے ہیں اور اس کی جو ان پر نازل ہوا اور قیامت میں ہمیں ان کی صحبت اور قربت نصیب فرما حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح دوسرے لوگ یہی دعا مانگتے تھے۔

فائدہ: ہمارے نزدیک یہ امر واضح ہے کہ نبی پاک ﷺ اپنے وصال سے پہلے اپنا پروگرام خود بتا گئے جس پر صحابہ کرام واہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عمل فرمایا۔ صحابہ کرام اگر امر خلافت طے کرنے بیٹھ گئے تو بھی نبی کریم ﷺ کے مشن کو زندہ رکھنا مقصود تھا اور اہل بیت تجہیز وتکفین کے امر میں لگے رہے تو وہ بھی امر نبوی تھا اس کے خلاف زبان درازی کرنا ایمان سے ہاتھ دھونا ہے ورنہ صحابہ کرام کیا ہم سے بھی گئے گزرے تھے کہ ہم چند روز کسی کامل کی صحبت میں بسر کرتے ہیں تو پھر دنیا کے گورکھ دھندے بیکار سمجھنے لگ جاتے ہیں اور وہ قدسی نفوس جنہوں نے زندگی کا شانہ نبوی پر گزار دی کیا اب انہیں دنیا کا کوئی امر اپنی طرف کھینچ سکتا ہے۔ اگر کوئی بے ضمیر انسان کا قائل ہو تو وہ دراصل صحبت نبوی کی خامی کا قائل ہو کر ایسے الفاظ کا شکار بن رہا ہے ورنہ صحابہ کرام کے لئے تو اللہ تعالیٰ نے غیر مبہم الفاظ میں ان کی تعریفیں بیان فرمائی ہیں لیکن

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکان را

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ادب کی نعمت نصیب فرمائے۔ (آمین)

لے کذافی المواہب اللدنیہ صفحہ ۳۸، جلد ۲ و زرقانی علیہ جلد ۸ صفحہ ۲۹۳

(۱۱) ماثبت بالسنہ صفحہ ۱۰۱ پر شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں

روی عن محمد انه صلی علی النبی صلی الله علیه وسلم بغیر امام۔

محمد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی نمازِ جنازہ بغیر کے پڑھی گئی۔

سوال

روایتوں میں جو صلی علیہ کے الفاظ ہیں ان میں صلوٰۃ سے مراد درود وسلام ہے اور معروف نمازِ جنازہ نہیں ہے۔

جواب

اس صورت میں امامت کی نفی کا کوئی مفہوم نہیں رہتا اس لئے کہ صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے لئے امامت مشروع ہی نہیں ہے حتیٰ کہ اس کی نفی قابلِ ذکر ہو۔ شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی نے ماثبت بالسنۃ میں **صلی علیه** اور **یصلون** کے صیغے ذکر کیے ہیں جن میں اس وہم کی گنجائش نکل سکتی ہے کہ صلوٰۃ یعنی درود وسلام ہو لیکن فارسی کتب میں شیخ نے صراحۃً **یصلون** کی جگہ نمازِ جنازہ اور نماز کا ذکر کیا ہے جس سے اس وہم کا کلیۃً خاتمہ ہوجاتا ہے۔

(۱۲) جذب القلوب صفحہ ۷۱ پر شیخ عبدالحق محدث دہلوی تحریر فرماتے ہیں

دروقت چاشت دوازدھم ربیع الاول بدرگاہ پروردگار خود باز رفت پس روز سہ شنبہ اوراہل بیت غسل دادند وروز طائفہ مسلمانان نمازِ جنازہ گزاروند ودرشب چہار شنبہ دفن کردند صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین۔

چاشت کے وقت بارہ ربیع الاول کو حضور ﷺ اپنے رب کے پاس تشریف لے گئے پھر منگل کے دن اہل بیت نے آپ ﷺ کو غسل دیا اور تمام دن مسلمان جماعت در جماعت آ کر نمازِ جنازہ پڑھتے رہے اور بدھ کے دن شب کو آپ ﷺ کو دفن کردیا گیا۔ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

(۱۳) اشعۃ اللمعات جلد ۴، صفحہ ۷۰۳ پر شیخ محقق فرماتے ہیں

ونماز گزاردند برآنحضرت تنہا تنہا وامامت نہ کرد ہیچ جماعۃ جماعۃ آمدند ونمازی گزارند

اور حضور ﷺ پر سب نے تنہا تنہا نماز پڑھی اور کسی نے امامت نہ کی تنہا تنہا آتے اور نماز پڑھتے۔

(۱۴) مدارج النبوۃ جلد ۲، صفحہ ۴۴۰ پر شیخ محقق فرماتے ہیں

نماز گزاردن برآنحضرت ﷺ بجماعت نبودہ وجماعت ے درآمدند بروئے ونماز گذاردند بے جماعت وبیرون ے آمدند پس جماعت دیگر ے درآمدند ومے گذاروند وجثہ شریف ہم درخانہ بود کہ غسل دادہ بودند دران تخت مردان در

آمدند و چوں مردان در آمدند و چون مردان فارغ شدند نساء در آمدند و بعد از صبیان گذاروند ہم چنانکہ ترتیب صفوف است در جماعت و امامت نکردند بر جنازہ شریف رسول خدا ﷺ یکے از امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ منقول است کہ فرمودہ جنازہ رسول خدا ﷺ کس امامت نکرو زیرا کہ آنحضرت ﷺ در حیات و ممات امام شما است و ایں از خواص آنحضرت است علیہ السلام کہ نماز ہا متعدد کردند تنہا تنہا گذاردند وے اہل بیت دے بود علی و عباس و بنو ہاشم۔ پس از اں در آمدند۔۔۔۔۔۔۔ بعد از اں انصار پستر ے در آمدند مردم فوج فوج و نماز ے گذارند۔

نبی ﷺ پر جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھی گئی تھی۔ ایک جماعت آتی اور پڑھ کر چلی جاتی پھر اس کے بعد دوسری جماعت جاتی اور نماز پڑھتی اور جسم مبارک اسی جگہ تھا جہاں غسل دیا گیا تھا۔ پہلے مرد داخل ہوئے اور انہوں نے نماز پڑھی اور اس کے بعد عورتوں نے نماز پڑھی جس طرح نماز میں صفوف کی ترتیب ہوئی ہے اسی ترتیب سے جماعتیں آتیں اور آپ ﷺ پر جو نماز جنازہ پڑھی گئی اس کی امامت کسی نے نہیں کی۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ آپ کی امامت کسی نے اس لئے نہیں کی آپ حیات و ممات دونوں حالتوں میں خود امام ہیں اور نبی ﷺ کے خواص میں سے یہ ہے کہ آپ پر متعدد بار تنہا تنہا نماز پڑھی گئی اور ایک روایت میں ہے کہ پہلے آپ ﷺ پر اہلبیت میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بنو ہاشم نے نماز پڑھی پھر مہاجرین آئے اس کے بعد انصار پھر اس کے بعد لوگ فوج در فوج آگئے اور نماز پڑھتے گئے۔

فائدہ: اس قسم کا مضمون شیعہ کی کتاب حیوۃ القلوب کا ہم پہلے لکھ آئے ہیں

فائدہ: حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس کلام میں اس مقصد پر وافر روشنی موجود ہے کہ حضور ﷺ کی نماز جنازہ ادا کی گئی تھی اور فقط درود شریف نہیں پڑھا گیا تھا۔ چنانچہ شیخ محقق کا ترتیب صفوف کو ذکر کرنا بھی اسی کی تائید کرتا ہے کیونکہ اگر محض درود و سلام پڑھنا تھا تو درود و سلام میں نماز کی صفوف کی ترتیب کے التزام کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ ﷺ پر جو نماز پڑھی گئی وہ معروف طریقہ کے مطابق تھی یعنی اس کے ارکان چار تکبیریں تھیں اس میں ثناء بھی تھی حضور ﷺ پر درود بھی تھا اور دعا بھی۔ ملاحظہ فرمایئے

(۱۵) شمائل ترمذی صفحہ ۳۴ پر ابو عیسیٰ ترمذی نے سالم بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک طویل حدیث روایت کی جس کے آخر میں ہے۔

قالو یا صاحب رسول اللہ ﷺ اقبض رسول اللہ ﷺ قال نعم نعلمو ا ان قد صدق قالوا یا صاحب

رسول اللہ ﷺ انصلی علی رسول اللہ قال نعم قالو او کیف قال یدخل قوم فیکبرون ویدعون ویصلون ویدعون ثم یخرجون حتی یدخل الناس۔ (الحدیث بطولہٖ)

ترجمہ: صحابہ کرام نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اے صاحب رسول ﷺ کیا رسول اللہ ﷺ فوت ہوگئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہاں پس اُنہوں نے آپ کے صدق کو جان لیا پھر پوچھا کہ ہم رسول اللہ ﷺ پر نمازِ جنازہ پڑھیں آپ نے فرمایا ہاں اُنہوں نے پوچھا کیسے آپ نے فرمایا ایک جماعت داخل ہوکر تکبیر پڑھے، دعا مانگے اور درود پڑھے پھر وہ چلے جائیں پھر ایک اور جماعت آئے وہ تکبیر پڑھیں، پھر درود پڑھیں اور دعا مانگیں اور چلے جائیں حتی کہ تمام لوگ داخل ہوکر نماز پڑھ آئیں۔

نماز جنازہ کی چار تکبیرات

احادیث مبارکہ کی تصریحات کے علاوہ محدثین اور فقہاء کرام نے حدیث مذکور سے چار تکبیروں کا اثبات فرمایا ہے۔

(۱۶) چنانچہ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے جمع الوسائل شرح الشمائل صفحہ ۲۱۶ جلد ۲ میں لکھتے ہیں کہ

قال یدخل قوم فیکبرون ای اربع تکبیرات وھن الارکان عندنا والبواقی مستحبات او یدعون ویصلون ای علی النبی ﷺ والواز ولمطلق الجمع اذ الصلوٰۃ مقدمۃ علی الدعاء ولم یذکر التسبیح ھو معلوم من وقوعہ بعد التکبیرۃ اولیٰ۔

ترجمہ: ایک قوم داخل ہوکر تکبیریں پڑھے اور ہمارے نزدیک یہی چار تکبیریں نماز جنازہ میں فرض ہیں باقی اُمور مستحب ہیں اور دعا مانگیں نبی ﷺ پر اور درود پڑھیں۔ واؤ یہاں پر مطلق جمع کے لئے ہے کیونکہ نمازِ جنازہ میں پہلے درود پڑھتے ہیں اور پھر دعا مانگتے ہیں اور ثناء کا ذکر اس لئے نہیں کیا کہ سب جانتے ہیں کہ وہ تکبیر اولیٰ کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

(۱۷) اسی کتاب کے اگلے صفحے پر ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

وفی بعض الروایات انہ صلی اللہ علیہ وسلم وصی علی الوجہ الذکور ولذ ادقع دفنہٖ لان الصلوٰۃ علی قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجونہٖ کذافی روضۃ الاحباب۔ (السید جمال الدین محدث)

ترجمہ: بعض روایات میں ہے کہ نبی ﷺ نے طریق مذکور پر نمازِ جنازہ پڑھنے کی وصیت فرمائی تھی اسی وجہ سے آپ ﷺ کو دفن کرنے میں تاخیر ہوگئی تھی کیونکہ آپ ﷺ کی قبر پر نمازِ جنازہ جائز نہ تھی۔

مطلب یہ ہے کہ تمام لوگوں کے نمازِ جنازہ پڑھتے پڑھتے دیر ہوگئی کہ قبر پر پڑھنا جائز نہ تھا اس وجہ سے دفن میں تاخیر ہوگئی۔

فائدہ: ملا علی قاری کی عبارت میں یہ صراحت موجود ہے کہ صلوٰۃ سے مراد فقط درود پڑھنا نہیں ہے ورنہ درود وسلام تو قبر پر پڑھا جاتا ہے اور انشاء قیامت تک پڑھا جاتا رہے گا نیز چار تکبیریں، ثناء، درود ودعا بایں ہیئت یہی معروف نمازِ جنازہ ہے۔

(۱۸) شیخ ابراہیم محمد بیجوری مواہب الدنیہ علیٰ شمائل محمدیہ صفحہ ۱۹۸ پر فرماتے ہیں

قوله (قال يدخل قوم فيكبرون) اى اربع تكبيرات وقوله ثم يدخل قوم الخ۔ روى الحاكم والبزز انه ﷺ جمع اهله فى بيت عائشه رضى الله عنها فقالو افمن يصلى عليك قال اذا غسلتمونى و كفنتمونى فضعونى على سرير واخرجوا عنى ساعة فان اول من يصلى علىٰ جبريل ثم ميكائيل ثم اسرافيل ثم ملك الموت مع جنوده ثم ادخلوا على فوجابعد فوج فصلوا على وسلمواتسليماً رجملة من صلى عليه من الملئكة ستون الفادو من غيرهم ثلاثون الفاد انما صلوا عليه فرادىٰ لعدم اتفاقهم حيندعلى خليفة فيكون اماماً۔

ترجمہ: ایک قوم داخل ہوکر تکبیر پڑھے چار تکبیریں۔ حاکم اور بزاز نے روایت کی کہ نبی ﷺ نے اپنے اہلبیت کو اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر جمع کیا پس آپ ﷺ سے لوگوں نے پوچھا کہ حضور ﷺ آپ پر نماز کون پڑھے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم مجھے غسل دے چکو اور کفن پہنا لو تو مجھے ایک تخت پر لٹا دینا پھر کچھ دیر کے لئے مجھے اکیلا چھوڑ دینا کیونکہ پہلے مجھ پر جبرائیل نماز پڑھیں گے پھر میکائیل، پھر اسرافیل، پھر ملک الموت اپنے لشکر کے ساتھ پھر تم مجھ پر فوج درفوج داخل ہونا اور مجھ پر نماز پڑھنا اور سلام پڑھنا اور آپ ﷺ پر ساٹھ ہزار فرشتوں نے نماز پڑھی اور اس کے علاوہ تیس ہزار نے نماز پڑھی اور آپ ﷺ پر لوگوں نے علیحدہ علیحدہ نماز اس لئے پڑھی کیونکہ اُس وقت تک لوگوں کا ایک امام پر اتفاق نہیں ہوا تھا۔

اجتهاد المجتهدين

حضور ﷺ کی نمازِ جنازہ کے طریقہ سے مجتہدین نے چند مسائل اخذ کیے۔

(۱۹) شیخ مناوی شافع شرح شمائل ترمذی علیٰ ہامش الجمع الوصائل جلد ۲ صفحہ ۲۱۶ پر اسی حدیث کے تحت فرماتے ہیں

وفيه ان تكرير صلوٰة الجنازة غير ممنوع وان لم يصلو كلهم ---------

اور اس حدیث سے یہ مستنبط ہوتا ہے کہ نماز جنازہ کی تکرار جائز ہے اگرچہ اُنہوں نے وہ نماز امام واحد کے پیچھے نہ پڑھی ہو۔

فائدہ: امام مناوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اس کلام سے یہ ظاہر ہو گیا کہ آپ ﷺ پر نمازِ جنازہ پڑھی گئی۔ باقی چونکہ شوافع کے نزدیک نمازِ جنازہ تکرار اور اس کو بار بار پڑھنا۔ اس لئے اُنہوں نے حضور ﷺ پر نمازِ جنازہ کی تکرار سے اس کے جواز کا استنباط کیا اور احناف کے نزدیک ولی کے نماز پڑھنے کے بعد نمازِ جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے اس لئے اُنہوں نے حضور ﷺ پر نمازِ جنازہ کی تکرار کے جوابات اپنی کتابوں میں تحریر کیے۔ ہم آپ کے سامنے وہ جوابات پیش کرتے ہیں اور ان جوابات سے اس مسئلہ میں اور وضاحت آجائے گی کہ نبی ﷺ پر نمازِ جنازہ پڑھی گئی تھی نہ کہ فقط درود شریف ورنہ نہ شافع کا استنباط صحیح ہو گا نہ احناف کے جوابات صحیح ہوں گے۔

(۲۰) ابن عابدین شامی ردالمختار جلد ا صفحہ ۸۲۵ پر اپنے منہیہ میں تحریر فرماتے ہیں

ذکر فی النہایہ عن المبسوط بعد ماذکرہ ان تعلیل صلوٰۃ الصحابۃ علی النبی ﷺ ان ابابکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان مشغولاً بتسویۃ الامور وتسکین الفتنۃ وکانوا ایصلون علیہ قبل حضورہ وکان الحق لہ فلما فرغ صلی علیہ ثم لم یصلی بعدہ الخ

ترجمہ: حضرت ابوبکر سے پہلے صحابہ کے نمازِ جنازہ پڑھنے کو نہایہ نے مبسوط سے ذکر کرنے کے بعد کہا کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ معاملات کو درست کرنے میں اور فتنہ کو دفع کرنے میں مصروف تھے اس وجہ سے صحابہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلے نماز پڑھتے رہے حالانکہ حق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے وہ ولی تھے جب وہ فارغ ہو گئے تو اُنہوں نے نماز پڑھی اور پھر آپ کے بعد کسی نے نہ پڑھی۔

فائدہ: شامی کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ ولی کے بعد نمازِ جنازہ کا تکرار جائز نہیں اور صحابہ کرام کا تکرار ولی رسول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نماز پڑھنے سے پہلے تھا۔

(۲۱) علامہ طحطاوی حنفی حاشیہ مراقی الفلاح صفحہ ۳۵۷ پر تحریر فرماتے ہیں

وصلوۃ الصحابۃ علیہ ﷺ افواجا خصوصیۃ کماان ماخیر دفنہ من یوم الاثنین الی لیلۃ الاربع کان کذالک لانہ مکروہ فی حق غیرہ بالاجماع۔

اور صحابہ کرام کا نبی ﷺ پر فوج در فوج نماز پڑھنا آپ ﷺ کی خصوصیت ہے جیسا کہ آپ ﷺ کے دفن کو پیر سے بدھ کی رات تک موخر کرنا آپ ﷺ کی خصوصیت ہے کیونکہ یہ آپ ﷺ کے غیر کے حق میں بالاجماع مکروہ ہے۔

(۲۲) غنیۃ المصلی صفحہ ۵۴۲ پر شیخ ابراہیم حلوی نے بھی مذکورہ بالا جواب تحریر فرمایا ہے۔

(۲۳) ہدایہ جلد ا صفحہ ۱۶۰ پر ہے

وان صلی الولی لم یجزلان یصلی بعدہ الی ان قال ولھذا راینا الناس ترکوا عن آخرھم الصلوٰۃ علی قبر النبی ﷺ رھوا الیوم کاوضع۔

اور ولی کے نمازِ جنازہ پڑھ لینے کے بعد کسی کے لئے نمازِ جنازہ پڑھنی جائز نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ تمام لوگوں نے حضور ﷺ کی قبر پر نمازِ جنازہ پڑھنے کو ترک کیا ہوا ہے حالانکہ آپ ﷺ کا جسم آج بھی اسی طرح ہے جس طرح قبر میں رکھا گیا تھا۔

خلاصۃ البحث

(۱) حضور نبی پاک ﷺ کی نمازِ جنازہ اس لئے پڑھی گئی تا کہ تعلیم اُمت ہو۔

(۲) طریقہ مختلف تھا تا کہ کوئی جاہل آپ ﷺ کو عام اموات کی طرح نہ سمجھے۔

(۳) حضور ﷺ کی نمازِ جنازہ پڑھی گئی تھی اور فقط درود و سلام پر اکتفا نہیں کیا گیا جیسے بعض حضرات کو غلط فہمی ہوئی ہے۔

(۴) روایات میں نفی امامت کو اہتمام سے بیان کرنا اس کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ کی نمازِ جنازہ اموات والی نہیں۔

(۵) صفوف کی ترتیب میں نماز کی ترتیب کا التزام کرنا تا کہ نمازِ جنازہ کے طریقہ کا اجراء ہو۔

(۶) شارحین کا تصریحاً نمازِ جنازہ ادا کرنا تا کہ اسے کوئی ضرورت نہ سمجھے۔

(۷) شمائل ترمذی میں تکبیرات کی تصریح کا وقوع تا کہ نمازِ جنازہ کی نئی بات نہ نکالے۔

(۸) شارحین کا تکبیرات کو اربع پر محمول کرنا۔ واضح کرتا ہے کہ تکبیرات صرف چار ہیں۔

(۹) شوافع کا حضور ﷺ کی نمازِ جنازہ کے تکرار سے تکرار نمازِ جنازہ پر استدلال کرنا ثابت کرتا ہے کہ آپ ﷺ کی نمازِ جنازہ واقعی معروف نمازِ جنازہ تھی۔

(۱۰) اضافت تکرار کو خصوصیت یا ولی سے قبل پر محمول کرنا ثابت کرتا ہے کہ آپ ﷺ کی خصوصیات میں اور کوئی شریک نہیں۔

(۱۱) یہ ثابت ہوا کہ متولی نمازِ جنازہ پڑھ لے تو اس کے بعد نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جا سکتی۔

انتباہ

حضورﷺ کے لئے یہی عرفی نمازِ جنازہ نہ تھی نہ ہی کوئی امام مقرر ہوا فرداً فرداً سب نے مذکورہ طریقہ سے نماز پڑھی لیکن اس میں آخر دعا اللھم اغفرلحینا ومیتنا الخ بھی نہ تھی بلکہ ہر ایک نے اپنے لئے دعا مانگی اور عوام کی نمازِ جنازہ کا طریقہ معہ حوالہ جات فقیر اپنے فتاویٰ سے نقل کر کے لکھ رہا ہے تاکہ غیر مقلدین (وہابیہ) کے دام تزویر میں کوئی بھولا بھالا سنی نہ پھنس سکے۔

آج کل وہ اشتہار بازی کر رہے ہیں کہ احناف کی نمازِ جنازہ دعائیں منگھڑت ہیں کسی حدیث سے ثابت نہیں اور غیر مقلدین سورۂ فاتحہ وغیرہ جو پڑھتے ہیں وہی احادیث سے ثابت ہیں۔فقیر نے ان کے رد میں ایک علیحدہ تصنیف لکھی ہے یہ صرف ان کے اشتہار بازی کی حرکت جاہلانہ کا جواب ہے۔

حنفی طریقہ نمازِ جنازہ

کیا فرماتے ہیں علماءِ کرام اندریں مسئلہ کہ یہ طریقہ نمازِ جنازہ جو احناف پڑھتے ہیں ان کا خود ساختہ ہے یا احادیث صحیحہ سے ہے۔

جواب

احادیث صحیحہ سے ثابت ہے چنانچہ ترتیب ملاحظہ ہو۔

ثناء

نیت کے بعد پہلی تکبیر پھر احادیث میں ثناء کے لئے متعدد کلمات درج ہیں ان میں سے کوئی ثناء پڑھ لی جائے تو جائز ہے۔علامہ ابن امام فتح القدیر شرح ہدایہ می لکھتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کلام یہ ہے کہ بندہ کہے

سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك السمك وتعالىٰ جدك وجل ثناء ك ولا الله غيرك۔

(فتح القدیر جلد اول صفحہ ۲۰۲)

سورۃ فاتحہ

امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ نمازِ جنازہ میں سورۃ فاتحہ کی قراءت فرض ہے اور اگر سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے تو نمازِ جنازہ درست نہ ہوگی۔غیر مقلدین اگرچہ دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ تقلید حرام ہے لیکن اس مسئلہ میں وہ بھی امام شافعی کی تقلید

کرتے ہیں اور قرأۃ فاتحہ کو فرض قرار دیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد ہے

لیس فیھا قراء ۃ شئی من القرآن

نمازِ جنازہ میں قرأت قرآن فرض نہیں ہے

ترمذی شریف میں ہے بعض اہل علم نے فرمایا کہ نمازِ جنازہ میں قرأت نہ کرے وہ تو صرف اللہ کے لئے ثناء حضور ﷺ پر درود اور میت کے لئے دعا کرنا ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۲۲)

مراد یہ ہے کہ فاتحہ بطور ثناء پڑھے اور یہ ہمارے نزدیک بھی جائز ہے۔

صحابہ و تابعین

بڑی واضح بات ہے کہ بہت سے جلیل القدر صحابہ کرام اور تابعین سے مروی ہے کہ وہ نمازِ جنازہ میں سورۃ فاتحہ سے منع کرتے تھے۔ علامہ بدرالدین عینی عمدۃ القاری میں لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام میں سے جو حضرات نمازِ جنازہ میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتے تھے اور پڑھنے والوں کو منع کرتے تھے ان میں سے حضرت عمر فاروق، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت عبداللہ بن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہیں اور تابعین میں سے جو اس مسلک پر کاربند تھے۔ حضرت عطاء طاؤس، سعید بن مسیّب، ابن سیرین، سعید بن جبیر، شعبی اور حاکم کے اسماء ذکر کئے جاتے ہیں کیا کسی کا ذہن اس بات کو قبول کرتا ہے کہ سورۃ فاتحہ نمازِ جنازہ میں پڑھنا فرض ہو اور حضرت فاروقِ اعظم حضرت علی وغیرہما جیسی جلیل القدر ہستیوں کو اس کا علم نہ ہو۔

درود شریف

درود شریف پڑھنے کے لئے بھی احادیث پاک میں متعدد صیغے مذکور ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک درود پڑھا جاسکتا ہے علامہ ابن قدامہ لکھتے ہیں دوسری تکبیر کے بعد تشہد والا درود شریف پڑھے اگر اس نے اس کے علاوہ کوئی اور درود شریف پڑھا پھر بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ مطلق درود شریف پڑھنا مقصود ہے۔ (المغنی جلد دوم صفحہ ۴۸۷)

اور ترحمت (وغیرہ) کا لفظ تو اس کے لئے حدیث شریف بطور سند پیش خدمت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں کوئی شخص بیٹھے تو یوں درود پڑھے۔

اللھم صلی علیٰ محمد وعلیٰ ال محمد کماصلیت و بارکت وترحمت

علی ابراھیم انك حمید مجید۔

دعائے میت

یہ تیسری تکبیر ہے۔ پھر حضور ﷺ نے مختلف اوقات میں میت کے لئے دعائے مغفرت مختلف الفاظ میں فرمائی ہے۔ کوئی سی بھی دعا اگر تیسری تکبیر کے بعد پڑھ لی جائے تو نمازِ جنازہ درست ہو جائے گی۔ ان دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے۔

اللھم اغفر لحینا و میتنا۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۲۱)

فیصلہ

سب الفاظ حضور نبی کریم ﷺ کے ارشادات میں سب بجا ہیں، سب حق ہیں، سب نور ہیں ان میں سے جس پر بھی عمل کیا جائے۔ درست ہے کسی ایک پر عمل کرنا اور دوسروں کو بدعت ناجائز یا خودساختہ کہنا جہلاء کا کام ہے کسی اہل علم بالخصوص حدیث کا عاشق ایسے نہیں کہہ سکتا۔ واللہ اعلم

فوائد

(۱) نمازِ جنازہ کسی سنی عالم دین سے پڑھائیں۔ دیوبندی، وہابی یا کوئی اور بدمذہب مرزائی شیعہ نمازِ جنازہ پڑھائے گا تو نمازِ جنازہ نہ ہوگی قیامت میں اس کے ورثہ سے مواخذہ ہوگا۔

(۲) نمازِ جنازہ کی نیت مروجہ مستحسن ہے ایسے جیسے عین فرائض کی نیت زبان سے کہنا بدعت حسنہ ہے۔ (فتح القدیر)

(۳) سلام پھیرتے ہی ہاتھ چھوڑ دینا چاہیے۔

(۴) نمازِ جنازہ کے بعد میت کے لئے خصوصی دعا مانگنا جائز ہے۔ فقیر کا رسالہ "نمازِ جنازہ کے بعد دعا کا ثبوت" مطالعہ کیجئے۔ چند حوالے یہاں حاضر ہیں۔

نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے کا ثبوت

(۱) مشکوٰۃ شریف میں ہے

اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا لہ الدعاء۔ (ابوداؤد صفحہ ۴۵۶)

جب تم میت پر نماز پڑھ لو تو پھر خالص اس کے لئے دعا مانگو۔

(۲) جب علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھ کر میت کے لئے دعا مانگو۔ (بیہقی)

(۳) ایسے ہی حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگی (المبسوط جلد۲، صفحہ۶۷)

مزید حوالہ جات اور تحقیق فقیر کے رسالہ ''نمازِ جنازہ کے بعد دعا کا ثبوت'' پڑھیے۔

نوٹ

نمازِ جنازہ اور تکبیرات و دعاؤں کا ثبوت فقیر نے علیحدہ رسالہ لکھا ہے اس کا مطالعہ کیجئے۔

هذا آخر مارقمه

الفقیر القادری ابوالصالح

محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور۔ پاکستان

۱۲ ذوالحجہ ۱۳۹۳ھ